اِمام اَعظمؒ اور اِمام بخاریؒ

(نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اِمام اَعظمؒ اور اِمام بخاریؒ (نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تخریج	:	حافظ فرحان ثنائی
نظرِ ثانی	:	ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/120 روپے

ISBN 978-969-32-0828-3

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹-۳۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فہرس

صفحہ	عنوانات
۱۱	۞ پیش لفظ
۱۳	**باب اوّل** **امامِ اعظمؒ، امام بخاریؒ کے شیخ الشیوخ ہیں**
۱۵	۱۔ امام بخاریؒ کے والد دو طُرق سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں
۱۶	۱۔ الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن إبراهيم عن عبد الله بن المبارك عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۱۷	۲۔ الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن ابراهيم عن حماد بن زيد عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۰	اصولِ حدیث کی روشنی میں چند اہم علمی نکات
۲۲	امام بخاریؒ کا مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں کی کتب کا حفظ
۲۴	۲۔ امام بخاریؒ صرف ایک واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں

عنوانات	صفحہ
(١) الإمام البخاري عن مكي بن إبراهيم عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٢٤
(٢) الإمام البخاري عن الضَّحَّاک بن مَخُلَد عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٢٦
(٣) الإمام البخاري عن أبي عبد الله الأنصاري عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٢٨
(٤) الإمام البخاري عن أبي عبد الرحمان الْمُقْرِئ عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٣٠
(٥) الإمام البخاري عن عبيدالله بن موسىٰ عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٣٢
(٦) الإمام البخاري عن الفَضل بن دُكَين عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٣٤
٣۔ امام بخاریؒ دو واسطوں سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں	٣٥
(٧) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن عبد الله بن المبارک عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٣٦
(٨) الإمام البخاري عن إبراهيم بن موسىٰ عن يزيد بن زُرَيع عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٣٨

صفحہ	عنوانات
۴۰	(۹) الإمام البخاري عن عَمرو بن زُرارة عن هُشَيم بن بَشِير عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۴۲	(۱۰) الإمام البخاري عن عَبَّاد بن يعقوب عن عَبَّاد بن العَوَّام عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۴۴	(۱۱) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن وَكِيع بن الجَرَّاح عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۴۶	(۱۲) الإمام البخاري عن مَحمود بن غَيلان عن عبد الرَّزَّاق بن هَمَّام عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۴۹	**باب دوم**
	امام بخاریؒ کی ثلاثیات کے راوی بھی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ ہیں
۵۱	۱۔ امام بخاریؒ کی سندِ عالی ''ثلاثی'' ہے
۵۱	۲۔ امام بخاریؒ کی ۲۲ ثلاثیات میں سے ۲۱ کے راوی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں
۵۲	۳۔ ثلاثیاتِ بخاری کے رُواۃ جو امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ ہیں
۵۲	(۱) امام مکیؒ بن ابراہیم (متوفی ۲۱۵ھ)

عنوانات	صفحہ
(۲) امام ابو عاصم ضحاکؒ بن مخلد النبیل (متوفی ۲۱۲ھ)	۵۵
(۳) امام محمدؒ بن عبد اللہ انصاری (متوفی ۲۱۵ھ)	۵۷
(۴) امام خلادؒ بن یحییٰ (متوفی ۲۱۳ھ)	۵۸
۴۔ امام بخاریؒ کی بائیس (۲۲) ثلاثیات کی اَسانید اور متون	۶۰
باب سوم	۷۹
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے امام بخاریؒ کے عدمِ روایت کی وجوہات پر بحث و تحقیق	
۱۔ کسی محدّث سے عدمِ روایت اس کے ضعف کی دلیل نہیں	۸۱
(۱) 'صحیحین' میں امام شافعیؒ سے بھی روایت نہیں کیا گیا	۸۲
(۲) امام بخاریؒ نے امام احمد بن حنبلؒ سے براہِ راست صرف ایک حدیث روایت کی	۸۳
(۳) امام بخاری نے 'الصحیح' میں اپنے شیخ 'الذھلی' کا پورا نام نہیں لیا	۸۵
پورا نام نہ لکھنے کی وجہ......عقیدۂ خلقِ قرآن کا الزام	۸۶
(۴) امام مسلمؒ نے 'الصحیح' میں امام بخاریؒ سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی	۸۹

عنوانات	صفحہ
امام مسلمؒ کا اپنے شیوخ سے استناد اور اس کا موازنہ	۹۳
(۵) امام مسلمؒ کی سند سے سنن ترمذی میں صرف ایک روایت	۹۶
جامع ترمذی میں بعض ثقہ رُواۃ سے مروی احادیث کی تعداد	۹۷
جامع ترمذی میں بعض ضعیف رُواۃ سے مروی احادیث کی تعداد	۹۸
(۶) امام بخاریؒ کی سند سے سنن نسائی میں صرف ایک روایت	۹۹
(۷) امام احمد بن حنبلؒ نے ’’سلسلۃ الذھب‘‘ کے طریق سے صرف ایک روایت لی	۱۰۰
۲۔ عدمِ روایت کا سبب ایمان کی تعریف سے متعلق علمی اختلاف ہے	۱۰۳
۳۔ امام بخاریؒ کا قول: ’’میں نے اپنے عقیدہ کے خلاف کسی سے روایت قبول نہیں کی‘‘	۱۰۶
۴۔ امام بخاریؒ نے امامِ اعظمؒ پر ضعیف الحدیث ہونے کا الزام نہیں لگایا	۱۰۷
۵۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ پر مرجئہ کے الزام کی حقیقت	۱۰۷
۶۔ امام بخاریؒ پر خود خلقِ قرآن کا الزام لگایا گیا	۱۱۸
۷۔ صحاح ستہ میں مرجئہ سے مروی روایات بھی موجود ہیں	۱۱۹
(۱) عبد العزیزؒ بن ابی رواد سے روایتِ حدیث	۱۱۹
(۲) ابراہیمؒ بن طہمان سے روایتِ حدیث	۱۲۰

عنوانات	صفحہ
(۳) ایوبؒ بن عائذ سے روایتِ حدیث	۱۲۲
(۴) عثمانؒ بن غیاث سے روایتِ حدیث	۱۲۳
(۵) عمرؒ بن ذر الھمدانی سے روایتِ حدیث	۱۲۴
(۶) ابو معاویہ محمدؒ بن خازم سے روایتِ حدیث	۱۲۶
''صحیح البخاری'' میں مزید گیارہ مرجئہ رُواۃ کی فہرست	۱۲۸
بعض شبہات کا ازالہ	۱۳۱
۞ مآخذ و مراجع	۱۳۳

www.MinhajBooks.com

پیش لفظ

حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان گنت خصائص و امتیازات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی سنت و سیرت کا ایک ایک نقش اور آپ کے ارشادات و فرمودات کا ایک ایک حرف صدیوں کے الٹ پھیر کے بعد بھی کما حقہٗ محفوظ و مامون ہے۔ جس طرح قرآن مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی اور اس کے قدرتی اَسباب پیدا فرمائے اسی طرح صاحبِ قرآن کی سیرت و سنت کے نقوش مبادیاتِ دین کی صورت میں قیامت تک محفوظ رکھنے کا اہتمام بھی قدرتِ الٰہیہ نے محدّثین اور فقہاء کے ذریعے فرمایا۔ یہ نادرِ روزگار شخصیات حیرت انگیز ذہنی اور قلبی صلاحیتوں کی مالک تھیں۔ اپنے اپنے دور کے یہ ذہین فطین، متقی، پرہیزگار اور صاحبِ علم و حکمت لوگ مصطفوی چراغ سے ایمان و عمل کی شمعیں روشن کرتے رہے۔ ان پاکیزہ اور نہایت قابلِ احترام ائمہ حدیث و فقہ میں ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ وہ جامع کمالات شخصیت ہیں جنہیں ان کے معاصر اور بعد میں آنے والے اہلِ علم نے ’’امامِ اَعظم‘‘ کا خطاب دیا۔

تاریخ کے ہر بڑے آدمی کی طرح جہاں ان کی تعریف و توصیف ہوتی رہی وہاں انہیں حسد و بغض اور معاصرانہ رقابت کے تیروں نے زخمی بھی کیا۔ اپنے پرائے طرح طرح کے الزامات بھی لگاتے رہے حتیٰ کہ فراستِ نبوت کے اس عظیم وارث کو ’’اہل الرائے‘‘ کہہ کر منکرِ حدیث بھی کہا گیا اور لکھا گیا کہ ابو حنیفہ کو صرف سترہ احادیثِ نبوی ﷺ یاد تھیں۔ بعد ازاں اس الزام کو سچا ثابت کرنے کے لیے ان کے اور امام بخاری کے درمیان اختلافات کی کہانیاں بھی گھڑی گئیں۔ اس پر دلیل یہ دی جانے لگی کہ اگر امامِ اعظم علمِ حدیث میں معتبر مقام کے حامل ہوتے تو امام بخاری ان کی سند سے احادیث بھی نقل کرتے چونکہ ایسا نہیں ہوا لہٰذا وہ قابلِ اعتبار نہیں۔ اس لیے ان کے بنائے ہوئے فقہی اصول اور ضابطے بھی غیر اہم ہیں۔ اس نوعیت کی بدگمانیاں اور گستاخیاں آج تک جاری

ہیں اور اس فتنہ پروری میں غیر مقلد طبقہ خاص طور پر نمایاں ہے۔ تقلید کے تصور کو بگاڑ کر اسے جہالت اور بدعت کہنے والے یہ سخت گیر حضرات اگرچہ ''اہلِ حدیث'' کہلاتے ہیں مگر ان احادیث کو اپنے عمل سے خارج کر دیتے ہیں جن میں بدگمانی، اِلزام تراشی اور فتنہ پروری سے حضور نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ زیرِنظر کتاب امام ابو حنیفہؒ اور امام بخاریؒ کے درمیان اختلافات کی کڑیاں ڈھونڈنے والوں کو مایوس کرے گی اور راست گو محققین کے لیے خوش گوار حیرتوں کے اَنبار لگا دے گی۔

اس مختصر کتابچے میں جہاں امام ابو حنیفہؒ کی حدیث میں شاندار خدمات اور مقام و مرتبہ کے شواہد جمع کیے گئے ہیں وہاں امام بخاریؒ کے ساتھ آپ کا خصوصی بزرگانہ تعلق بھی متحقق کیا گیا ہے۔ نیز ان دلائل کا علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے جن کے باعث امام بخاریؒ نے آپ سے روایت نہیں لی اور درجنوں شواہد سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسی محدّث نے اگر کسی محدّث سے روایت نہیں کیا یا اپنی سند سے ان کے علاوہ کسی اور معاصر کا نام شامل کر لیا ہے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخصیت معتبر اور ثقہ نہیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ کتابچہ حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء کتاب ''امام ابو حنیفہؒ: امام الائمہ فی الحدیث'' جلد اوّل میں شامل ہے۔ موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے الگ کتابچے کی صورت میں طبع کروایا جا رہا ہے تاکہ بآسانی عام لوگوں کی دسترس میں آسکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگانِ دین کے ساتھ حقیقی محبت کی توفیق دے اور ہمارے علم و عمل میں ان کا خصوصی فیض ارزاں فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
ڈائریکٹر رِیسرچ
فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
۱۴ رمضان المبارک، ۱۴۲۹ھ

جیسا کہ مذکورہ بالا کتاب کے مقدمہ میں ہم نے وضاحت بھی کی ہے کہ یہ اعلیٰ تحقیق اور علمی دستاویز شیخ الاسلام کے خطابات اور دروس کا مرتبہ مجموعہ ہے جس کو کتابی شکل دینے اور اضافہ جات شامل کرنے کی سعادت حافظ فرحان ثنائی، ریسرچ سکالر FMRi، کو حاصل رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگانِ دین کے ساتھ حقیقی محبت کی توفیق دے اور ہمارے علم و عمل میں ان کا خصوصی فیض ارزاں فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

www.MinhajBooks.com